مطبوعات

مولانا گلزار احمد مظاہری مؤلف: پروفیسر اعجاز فاروق اکرم (اندر حرفِ آغاز کے خاتمے پر مرتبین لکھا ہوا ہے۔) ۔ ناشر: مطبوعات علماء اکیڈمی (منصورہ، لاہور) سفید کاغذ پر اچھی طباعت ۔ صفحات: سوا پانچ سو سے زائد، مجلد قیمت ۸۸/- روپے (آج کے حالات میں بہت ارزاں)۔

بڑی اہمیت کی بات ہے کہ اپنے جُدا ہونے والے بزرگوں اور دوستوں کی شخصیتوں اور خدمات کو قلمی نقوش میں محفوظ کر لیں ۔ اس طرح علم، فکر و نظر، عشقِ مقصد، اسالیبِ کار اور شائستگیٔ اطوار اور درخشانیٔ کردار کی مثالیں ہمارے سامنے رہیں گی ۔ خدا کا شکر ہے کہ بڑی حد تک یہ کام ہو رہا ہے ۔

مولانا گلزار احمد مظاہری سہارن پور سے علوم کا خزانہ لے کر تحریکِ اسلامی میں آئے اور اُسے لٹانے میں مصروف ہو گئے ۔ انہوں نے نہ صرف اپنی موثر خطابت کے ذریعے حقائقِ دینی کو اپنے رفقاء اور عوام تک پہنچایا بلکہ اس مقصد سے لسانی اور خطابتی لحاظ سے ایسے ایسے اسلوب اختیار کیے جو ہر قسم کے ماحول کے لحاظ سے اہمیت رکھتے ہوں ۔ کمال یہ ہے کہ انہیں بہت سے اکابر کا اندازِ خطابت اس طرح ذہن نشین تھا کہ اگر ان کی ثقاہت مانع نہ ہوتی تو وہ ان کی خطابتی تصویریں کھینچ دیتے ۔

ایک خط میں وہ اپنے عزیز صاحبزادے فرید احمد کو لکھتے ہیں کہ:

" اگر انسان ہدایت ربّانی کے تحت اپنی زندگی بسر کرتا ہے تو وہ انسان بھی ہے اور اپنی ذات، اپنے اقرباء، اپنے پڑوسیوں، شہریوں، ہم وطنوں

اور تمام عالمِ انسانیت کے لیے مفید ہے۔" (ص ۵۱۸)

اسی سلسلۂ کلام کا اختتام یوں کیا کہ:

"انہی اُمور کے پیشِ نظر میں نے اپنی زندگی عمومی طور پر بھی اور خصوصی طور پر بھی ان اُمور میں لگائی۔ تعلیمی، تبلیغی دائرہ میں کام کیا.....جماعت اسلامی میں شمولیت اس کام کے لیے تھی، جامعہ قاسم العلوم اس کام کے لیے بنایا، اتحاد العلماء کی تشکیل اسی کام کے لیے کی۔" (ص ۵۱۹)

جامعہ قاسم العلوم کے علاوہ مولانا گلزار احمد مظاہری کے دو بہت بڑے کارنامے ہیں ایک علماء اکیڈیمی منصورہ کا قیام، جہاں چند ماہ کے کورس کے لیے جدید اور قدیم زیرِ تعلیم (یا تعلیم یافتہ) نوجوان جمع ہوتے ہیں اور دونوں اطراف کے ماہر اساتذہ کی رہنمائی میں باہمی تبادلۂ علوم کرتے ہیں۔ یعنی دو دریا اس اکیڈیمی میں آکر مل جاتے ہیں (مرج البحرین) یہ تخیل ایک وسیع شکل میں ہمیشہ جماعت اسلامی کے سامنے رہا۔ مگر کام اتنا بھاری تھا کہ عمل میں نہ آسکا۔ مظاہری صاحب نے اُس منصوبے کا ایک خلاصہ ذہن میں تیار کیا اور مختصر وقت کے لیے محدود پروگرام اسی مقصد کے لیے طے کرلیا۔ کام اب جاری ہے۔

دوسرا بڑا کام اتحاد العلماء کا قیام ہے اور یہ اُس طعنے کا اچھا عملی جواب ہے کہ علماء متحد نہیں ہوتے اور صرف اختلاف ہی کرسکتے ہیں۔

مولانا مظاہری میں شخصی طور پر جذبۂ محنت و قربانی موجود تھا، سادگی سے زندگی گذار دی، مگر اُن کی سادگی خوشنما تھی۔ قرأت میں کچھ لَے بھی ہوتی، طبیعت میں کچھ مزاح بھی تھا۔

اس کتاب کے مرتب (یا مرتبین) نے فہرست میں ان لوگوں کے نام درج نہیں کیے جن کی تحریریں جمع ہیں۔ علاوہ ازیں مولانا مظاہری کے خطوط بہت کم شاملِ کتاب ہیں، اعلان کرکے اور جگہ جگہ جاکر لوگوں سے یہ جواہر سمیٹنے چاہئیں تھے۔

مگر یہ چھوٹی باتیں ہیں۔ یہ کتاب بڑی چیز ہے اور اہلِ ترتیب اور اہلِ نشر اور اہلِ مطالعہ کو مبارک ہو۔

دُنیا میں مُسلم اقلیتیں ۲ حصّے

از جناب ثروت صولت، بہ اہتمام ادارہ معارف اسلامی، کراچی۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور۔ تقسیم کنندگان: المنار بک ڈپو، منصورہ، لاہور۔ پوسٹل کوڈ نمبر ۵۴۵۷۰۔ سفید کاغذ، اچھی طباعت، تزئین کردہ سرورق، دبیز آرٹ پیپر، صفحات حصہ اوّل ۴۲۴، قیمت: ۷۵/- روپے۔ حصہ دوم صفحات ۳۸۴، قیمت: ۷۲/- روپے۔

ثروت صولت صاحب بہ حیثیت مصنّف و مترجم ہمارے دوستوں میں بڑی قابلِ قدر شخصیت ہیں، اور ان سے کام لینا اور ان کے تیار کردہ مسودوں کو بروقت سامنے لانا اور ان کی قدر افزائی کرنا ہمارے لیے لازم ہیں۔ خصوصاً ترکی زبان کے لحاظ سے تو وہ خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

اس کتاب میں ثروت صولت صاحب نے بہت سے مطالعہ و کاوش کے بعد ۱۰۴ ممالک کی مسلم اقلیتوں کے احوال لکھے ہیں۔ ۳۶ ممالک ایسے ہیں جن میں مسلمانوں کی اکثریت بھی ہے اور وہ آزاد بھی ہیں۔ دوسری طرف فلسطین اور اشتراکی دُنیا کے دس مُسلم اکثریتی علاقوں کو باوجود ان کی آزادی سے محرومی کے شامل کیا جائے تو تعداد ۴۷ ہو جاتی ہے۔ جناب مؤلف ان ممالک کے مسلمانوں کے حالات ملتِ اسلامیہ کی مختصر تاریخ میں پیش کر چکے ہیں۔

ایک سو سے زائد ممالک میں مسلمان اقلیتی مقام پر ہیں، مگر بعض جگہ وہ بہت بڑی اقلیت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بعض ممالک میں متوسط اور بعض میں بہت چھوٹی اقلیت کے مرتبے پر ہیں۔

مسلم اقلیت کے سارے ملکوں میں مسلمانوں کی تعداد اور ان کی شخصیتوں اور تحریکوں اور علمی، تعلیمی یا سیاسی سرگرمیوں اور آفت رسیدگیوں کا بیان مختصر تاریخی رودادوں کی صورت میں پیش کیا ہے۔ تمام ضروری اعداد و شمار موجود ہیں۔ یورپ اور بعض دوسرے علاقوں میں جہاں اسلام کا پھیلاؤ کچھ عرصے سے شروع ہوا ہے اور بعض جگہ تعداد میں بہت بڑھ گئی ہیں۔ (مثلاً امریکہ میں ۶۰ لاکھ مسلم ہیں) وہاں مسجدوں اور اسلامی سنٹروں

کی تعمیر اور تبلیغی، تعلیمی اور قرآنی تدریس، نیز اشاعتی مہمات، کیسٹوں کے سلسلے اور ٹیلی وژن تک بروقت خرید نے کی مثالیں موجود ہیں۔

یہ کتاب معلوماتی ہی نہیں، تاریخی حیثیت بھی رکھتی ہے اور ایمان پرور بھی ہے۔

(ن۔ص)

تاریخ جہاد کشمیر | مصنف: ڈاکٹر ایچ۔ بی۔ خاں۔ ناشر: الحمد اکادمی ۵/۱۴ اسی لیاقت آباد، کراچی نمبر ۱۹۔ صفحات: ۱۲۸، قیمت: ۴۰/ روپے مجلد۔

اس کتابچے میں کشمیر کا جغرافیائی اور تاریخی پس منظر بیان کرنے کے بعد ۱۹۴۷ء کے جہاد کشمیر کے حالات و واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ جہاد کی شرعی حیثیت پر بحث ہے۔ اور جہاد کشمیر کے بارے میں مولانا مودودیؒ اور مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے درمیان ہونے والی مراسلت کے بعض حوالے درج ہیں۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے پس منظر میں مسئلہ کشمیر پر روشنی ڈالی ہے۔ کشمیری مسلمانوں پر ہونے والے بھارتی ظلم و ستم کا تذکرہ بھی ہے۔ مگر ۱۹۹۰ء کے جدید دردناک حالات اس میں نہیں آسکے۔

(م۔ا)

جداگانہ نظام تعلیم | مرتبہ: روبینہ ناز۔ ناشر: شعبۂ تصنیف و تالیف، اسلامی جمعیت طالبات، پاکستان۔ صفحات: ۷۸۔ قیمت درج نہیں۔

مختلف اہل قلم کے لکھے ہوئے آٹھ مضامین پر مشتمل یہ کتابچہ خواتین کے لیے جداگانہ تعلیم کے حوالے سے ترتیب دیا گیا ہے۔ مخلوط تعلیم کے نقصانات واضح کیے گئے ہیں۔ اور خواتین کے لیے الگ یونیورسٹی کے قیام کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

بروقت اور مفید مجموعہ ہے۔ (م۔ر)

قرآن کی باتیں | مصنّف : سیّد نظر زیدی ۔ تقسیم کنندہ : ادارہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور۔ ضخامت : ۹۶ صفحات ۔ قیمت : ۱۸/- روپے۔

قرآن کی باتیں حصّہ دوم میرے سامنے ہے۔ اس میں مصنّف نے پیارے پیارے ننھے منّے بچوں کے لیے خوب صورت مہکتے مُسکراتے پھولوں کا ایک گلدستہ پیش کیا ہے، جس میں رنگا رنگ قسم کے پھول مختلف عنوانات کے تحت سجائے ہیں مثلاً آپس کی باتیں، بزرگوں کا ادب، جھوٹی گواہی دینا گناہ ہے، بُرا نام نہ رکھو ہمیشہ اچھی بات کہو، سب مسلمان بھائی بھائی ہیں، نیک کاموں میں شرکت، سلام کرنا وغیرہ بچوں کے ادب میں ایک نہایت مفید اضافہ ہے۔ بچوں کو اچھے کاموں میں شرکت کرنی اور بُرے کاموں سے بچنا چاہیے۔ ایسے کاموں کے لیے یہ کتاب بہت اچھی کتاب ہے۔ (ع۔ و۔ ع)

مغربی نظامِ تعلیم | از جناب پروفیسر سیّد محمد سلیم ۔ ناشر: ادارہ تعلیمی تحقیق تنظیم اساتذہ پاکستان ۔ صفحات : ۱۰۴ قیمت : ۲۵/- روپے

جناب پروفیسر سیّد محمد سلیم صاحب ایک اعلیٰ محقق اور ماہر تعلیم ہیں۔ فنِ تعلیم پر آپ کی ایک درجن سے زائد تصانیف موجود ہیں۔ زیرِ نظر کتابچہ ان کے دو مقالات کا مجموعہ ہے۔ یعنی "مغربی نظامِ تعلیم ملّی نقطۂ نظر سے" اور "ہمارا نظامِ تعلیم تاثرات و تجاویز"۔ اِن مقالوں میں ہمارے ملک کے جدید نظامِ تعلیم کے تاریخی پس منظر، اس کے اغراض و مقاصد اور اس کے نقائص و معائب پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے ۔ بالخصوص پاکستان کے تعلیمی تناظر میں مضامین، نصاب، طلبہ اور اساتذہ کے بارے میں ماہرانہ گفتگو کی گئی ہے۔ اصلاحِ احوال کے لیے مثبت تجاویز بھی شامل ہیں۔ (رفیق چوہدری)

مثنوی - باب فضل و برکت | تصنیف: ابوسعید حیرت جلال پوری - ناشر: مکتبہ بیت الکتاب

راجپوت ہاؤس جلال پور - ضخامت: ۷۸ صفحات ۱۸×۲۲ غیر مجلد

قیمت: دعائے خیر۔

ابوسعید حیرت جلال پوری ایک کہنہ مشق شاعر ہیں۔ موصوف نے اس مثنوی میں گوجرانوالہ پنجاب پاکستان کے مشہور دیندار صنعت کار میاں محمد رفیق انور کی والدہ محترمہ کی سیرت اور کچھ خاندانی حالات بیان کیے ہیں۔ محترم شاعر کی یہ کاوش بظاہر تعلقِ خاطر کی بات ہے، لیکن جو چیز اسے عام قارئین کے لیے قابلِ مطالعہ بناتی ہے، وہ مرحومہ اور ان کے فرزندوں کی بلند کرداری اور جذبۂ خدمتِ خلق ہے۔ اس مثنوی میں مندرج حالات پڑھتے ہوئے یہ یقین پختہ ہوتا ہے کہ اللہ کی رحمت شاملِ حال ہو جائے تو ذرہ آفتاب بن جاتا ہے۔

معلوم نہیں کہ کس وجہ سے حیرت صاحب نظرِ ثانی کی زحمت گوارا نہیں فرماسکے۔ نتیجہ یہ کہ اس مثنوی میں سقم رہ گئے ہیں۔ (نظر زیدی)

حضرت خدیجۃ الکبریٰ | از جناب علی اصغر چوہدری - ناشر: حرا پبلی کیشنز، اردو بازار

لاہور۔ صفحات: ۱۲۸، قیمت ۲۱/- روپے

یہ مختصر کتاب ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوانح حیات پر مشتمل ہے۔ اندازِ بیان نہایت شستہ اور دلچسپ ہے۔ اگرچہ اس کے تمام مآخذ اردو زبان کے ہیں۔ اس لیے ثانوی ہیں تاہم تحقیق کا معیار عمدہ ہے۔ ہر طبقے کے مسلمانوں کے لیے ایک قابلِ مطالعہ چیز ہے اور فکر و عمل کے لیے ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔

(رفیق چوہدری)